اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَ نَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيلَا

(قیامت کے دن کہیں گے) ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کی تابعداری (دنیا میں) کی۔ انہوں نے ہم کو گمراہ کردیا!

ظلِّ محمدی

عرف

امامتِ محمدی

مصنفہ: خطیبُ الہند مولانا محمد رحمۃ اللہ علیہ جوناگڑھی

ادارہ اشاعت قرآن و حدیث پاکستان

(یہ کتاب مفت ملتی ہے)

إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا

(قیامت کے دن کہیں گے) ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کی تابعداری (دنیا میں) کی۔ انہوں نے ہم کو گمراہ کر دیا!

ظلِ محمدی

عرف

امامتِ محمدی

مُصنفہ: خطیبُ الہند مولانا محمد جوناگڑھی رحمۃ اللہ علیہ

ادارہ اشاعت قرآن و حدیث پاکستان



نام کتاب : ظل محمدی عرف امامت محمدی

مؤلف : مولانا محمد بن ابراہیم میمن جوناگڑھی رحمۃ اللہ علیہ

صفحات : ۳۲

ناشر : ادارہ اشاعت قرآن وحدیث پاکستان



تین نمبروں میں بہت سے دلائل آ چکے ہیں لیکن آج میں انشاءاللہ آپ کو صرف وہ حدیثیں سناؤں گا جو اس مسئلے کو ایسا صاف کر دیں جس کے بعد کسی کو شک شبہ باقی نہ رہے۔ وَالتَّوْفِيْقُ بِيَدِاللّٰهِ۔

(۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا مِنْ اُمَّتِيْ اَحَدٌ وَّلِيَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا لَّمْ يَحْفَظْهُمْ بِمَا حَفِظَ بِهٖ نَفْسَهٗ وَ اَهْلَهٗ اِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ (رواہ الطبرانی فی الصغیر والاوسط)

''یعنی میری امت میں سے جو بھی مسلمانوں کے کسی امر کا والی بنے' پھر جس طرح وہ اپنے آپ کو اور اپنی اہل و اعیال کی حفاظت کرتا ہے اسی طرح مسلمانوں کی حفاظت نہ کرے تو اسے جنت کی خوشبو تک نہ ملے گی۔''

پس معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے امام امیر اور خلیفہ کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ اور اپنے اہل وعیال اور مسلمانوں کی حفاظت پر اور انہیں دشمنانِ دین کی ایذاؤں اور ان کی ماتحتی سے بچانے پر قادر ہو اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو وہ جنت سے محروم ہے۔

(۲) گروہ امامیہ ہمیشہ یہ حدیث پیش کرتا رہتا ہے کہ تم میں سے

کوئی رات نہ گزارے، صبح نہ کرے، شام نہ کرے، مگر اس حالت میں کہ اس کا امام ہو۔

یاد رہے کہ اول تو اس حدیث کے شروع میں ہے مَنِ اسْتَطَاعَ یعنی جسے طاقت ہو وہ ایسا کرے۔ ظاہر ہے کہ ہندوستان میں غیر مسلم حکومت ہے اس لئے جس طرح اس حکومت سے جہاد کی طاقت سر دست ہم میں نہیں اسی طرح ان کی حکومت میں رہتے ہوئے اپنی سلطنت یعنی خلافت و امارت قائم کرنے کی بھی طاقت ہم میں نہیں۔ پس ہم مَنِ اسْتَطَاعَ میں سر دست داخل نہیں۔ اللہ تعالیٰ وہ وقت جلد لائے۔

دوسرے اس روایت میں ہے لٰکِنِّیْ اَکْرَہُ اَنْ اُبَایِعَ اَمِیْرَیْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّجْتَمِعَ النَّاسُ عَلٰی اَمِیْرٍ وَّاحِدٍ (رواہ احمد) یعنی دو اماموں سے بیعت کرنا حرام ہے جب تک ایک امام کی بیعت پر تمام مسلمانوں کا اجتماع نہ ہو جائے تب تک بیعت کرنا ہی مکروہ ہے۔ چنانچہ صحیح حدیث میں آ چکا ہے کہ جب دو اماموں کے لئے بیعت کی جائے تو ان دونوں میں سے پچھلے کو قتل کر دو۔ اس لئے ٹھیک بات تو یہ ہے کہ موجودہ ہندوستانی دعویدارانِ امامت پہلے آپس میں نمٹ لیں یہاں تک کہ ایک رہ جائے۔